☆ میں نے تمام دنیا پر نظر ڈالی، ہر شخص کسی نہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے مگر اُس محبوب چیز کو اسی دنیا میں چھوڑ کر اکیلا قبر میں چلا جاتا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں نیکیوں اور اچھے کاموں سے محبت کروں تاکہ وہ قبر میں بھی میرے ساتھ جائیں اور مجھے اکیلا نہ چھوڑیں۔

☆ میں نے قرآن میں پڑھا کہ جو شخص اپنے رب سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے روکا، بے شک جنت اس کا ٹھکانہ ہے، اس لئے میں نے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پالیا۔

☆ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پاس کوئی قیمتی چیز ہے تو وہ اس کی خوب حفاظت کرتے ہیں، پھر میں نے اس آیت پر غور کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ چنانچہ میں اپنی ہر قیمتی چیز کو خدا کے حوالے کر دیتا ہوں تاکہ وہ میرے لئے باقی رہے اور میرے کام آئے۔

☆ دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی بات پر نازاں ہے۔ کوئی مال و دولت پر، کوئی حسب نسب پر اور کوئی کسی عہدے و منصب پر۔ میں نے ان پر غور کیا تو مجھے یہ سب حقیر نظر آئیں۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی کہ تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار ہی اللہ کے نزدیک بڑا اور اشرف ہے۔ اس پر میں نے پرہیز گار بننے کی کوشش کی تاکہ بڑا اور اشرف بن جاؤں۔

☆ میں نے اہلِ دنیا کو اس حال میں دیکھا کہ ایک دوسرے کو لعن طعن کرتے ہیں، لوگ آپس میں برسرِ پیکار رہتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے ہیں۔ میری رائے میں ان تمام تنازعوں کی بنیاد حسد ہے۔ میں نے خدا کا فرمان پڑھا کہ دنیاوی زندگی میں روزی ہم تقسیم کرتے ہیں۔ میں نے اس آیت پر غور کیا کہ جب ہر ایک کی قسمت خدا نے بنا دی ہے تو پھر کسی سے حسد کس بات کا۔ چنانچہ میں نے حسد کو دل سے نکال دیا اور اللہ کی جانب سے جو کچھ کسی کو مل رہا ہے اس پر راضی ہو گیا اور دل کو سکون آ گیا۔

☆ میں نے دنیا میں دیکھا کہ ہر کوئی دوسرے کا دشمن بنا پھرتا ہے، مرنے مارنے کو دوڑتا ہے اور دنگا فساد کرتا ہے۔ پھر میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اس کو اپنا دشمن سمجھو۔ اس کے بعد میں نے صرف شیطان کو ہی اپنا اصل دشمن سمجھ لیا اور انسانوں سے لڑنا بند کر دیا۔ اب شیطان ہی سے مجھے عداوت ہے اور میں اسی سے اپنے بچاؤ کا پورا بندوبست رکھتا ہوں۔ اب اور کسی سے میری کوئی عداوت نہیں ہے اور میں امن سے ہوں۔

☆ لوگ روٹی کے ایک ٹکڑے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں، اپنے آپ کو ذلیل و خوار کرتے ہیں اور اس کی خاطر ایسے ایسے ذریعے اختیار کرتے ہیں جو سخت نامناسب ہیں۔ مجھے یہ سب دیکھ کر قرآن کی یہ آیت یاد آتی ہے کہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ میں بھی تو ایک جاندار ہوں جس کی روزی کا ذمہ اللہ نے لے لیا ہے چنانچہ میں خود اپنی ذمہ داریاں دیانت کے ساتھ ادا کرتا ہوں اور روزی کے معاملہ کو اللہ پر چھوڑتا ہوں۔

☆ میں نے یہ دیکھا کہ ہر شخص کسی نہ کسی ایسی چیز پر بھروسہ اور توکل کئے بیٹھا ہے جو اس کی نہیں اللہ کی مخلوق ہے۔ کسی کو جائیداد پر، کسی کو تجارت پر، کسی کو اپنے ہنر پر فخر یا غرور ہے، اور کوئی اپنی صحت اور تندرستی پر نازاں ہے۔ غرض ایک مخلوق کسی دوسری مخلوق پر تکیہ کئے بیٹھی ہے۔ میں نے ایک آیت پڑھی کہ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ اب میں نے مخلوق کی جگہ خدا پر بھروسہ اور توکل کر لیا ہے۔

(امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم سے)